AL-QALAM القلم
ISSN 2071-8683 E-ISSN 2707-0077
Volume 25, Issue, 1, 2020
Published by Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

منتخب اُردو تفاسیر میں حیوانات کے تغذیاتی پہلو اور جدید حیاتیاتی تحقیقات

ایک تجزیاتی مطالعہ

The Nutritional Aspects of Animals in Selected Urdu Quranic Commentaries and Modern Biological Research – An Analytical Study

* **Hafiz Muhammad Abrar Awan**
** **Ishtiaq Ahmad Gondal**
*** **Javed Iqbal Qazi**

*PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore
**Associate Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Lahore, Pakistan
***Chairman, Department of Zoology, University of the Punjab, Lahore, Pakistan

Abstract

Various verses of Quran describe observational aspects of living creatures. In fact in Quran such descriptions refer to the astonishing feature of living organisms considering their significance that leads to recognize the creative power of ALLAH S.W.T. In this way such verses are considered signs (Ayat/Ayah) of recognition for Khaliq (the creature). Although the Quran is not a book of science, but whatsoever it has signatured regarding the observable knowledge is real and true-This article discusses explanation of eight Urdu "Mufassereen" regarding the importance of animals a food for human life. And some of the outdated explanations have been upgraded with current knowledge. For instance Kandalwi narrated "ALLAH created two types of animals with His power and wisdom, one is the one who is born in the form of a human being and a camel and a bull goat, and the other is the kind of reproduction that results into thousands of insects, and thousands of mosquitoes and shrimp which are born with rainy water. On the other hand various aspects discussed by different Mufassreen regarding nutrition derived from animals such as honey, milk and see food have been augmented with recent research based scientific information.

Keywords: Foods from animals for humans,Eatable animals in Quran, Urdu commentaries of nutritional aspects of animals in Quran.

قرآن حکیم میں مظاہرِ قدرت کے مطالعہ اور اُس سے ماخوذ انسانی فلاح کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس کرہ ارض پر انسان کی زندگی کا دار و مدار غیر زندہ عناصر اور زندہ اجساد دونوں پر ہے۔ جانوروں سے انسان زمانہ قبل از تاریخ مختلف

فوائد حاصل کرتا چلا آیا ہے۔ مثلاً دودھ، گوشت، گوبر سے کھاد اور ایندھن کا حصول، کھالوں سے لباس اور مکانات (خیموں) وغیرہ۔

قرآن حکیم میں مشاہداتی حیاتیاتی علوم کا ذکر متعدد مقامات پر ملتا ہے۔ ایسے علوم کی تشریحات ہر زمانے کے علمائے تفسیر نے اپنے وقت کی علمی سطح کے مطابق کی ہیں۔ لہٰذا اگر متقدمین میں سے بعض کی توضیحات موجودہ زمانہ میں مزید تفصیلات یا توضیحات یا ترامیم کی متقاضی ہوں تو اس بابت ہم کو گھبرانا نہ چاہیئے کیونکہ قرآن حکیم کی ایسی آیات کے مطالب وقت کے ساتھ نکھرتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن میں متفرق مقامات پر بہائم اور اُن کی صفات/احکامات کے ذکر سے متشرح احوالِ بہائم کو موجودہ مشاہداتی علوم کی روشنی میں سمجھنا اور اُن کی تعبیرِ نو کرنا قرآن حکیم کا دورِ حاضر میں اس بابت منشاء معلوم کرنے کے مترادف ہے۔ مقالہ ہذا میں درج ذیل (جدول نمبر 1) منتخب اردو تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جدول نمبر 1 : مقالہ ہذا میں جن منتخب اردو تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے اُن کا اجمالی تذکرہ

نمبر شمار	نام مترجم/مفسر	نام ترجمہ/تفسیر	دورانِ حیات	دینی/دنیاوی علمی کوائف
1	مولانا اشرف علی تھانویؒ	بیان القرآن	1943-1863	درس نظامی
2	مولانا مفتی محمد شفیعؒ	معارف القرآن	1976-1897	درس نظامی
3	مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلویؒ	معارف القرآن	1974-1899	درس نظامی
4	سید ابوالاعلیٰ مودودی	تفہیم القرآن	1979-1913	دینی/دنیاوی تعلیم
5	ڈاکٹر اسرار احمد	بیان القرآن	2010-1932	M.A Islamic Studies, M.B.B.S
6	مفتی محمد تقی عثمانی	آسان ترجمہ قرآن	(Alive)1943	درس نظامی M.A Islamic Studies, M.A Arabic, L.L.B

اس مقالہ میں آیت/آیات زیرِ مطالعہ کا ترجمہ مفتی محمد تقی عثمانی کا درج کیا جائے گا۔ بعد ازاں محولہ بالا مترجمین/مفسرین کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ تاہم یہ نکتہ قابلِ لحاظ ہے کہ ضروری نہیں کہ ہر مترجم/مفسر نے ہر آیت پر مشاہداتی علوم پر واضح اشارے کیے ہوں اس لیے آیت/آیات زیرِ مطالعہ میں جن تفاسیر میں حیواناتی مشاہداتی علوم سے بحث کی گئی ہے یا قرآن کے متن کو اس حوالہ سے اُجاگر کیا گیا ہے صرف انہی کے تفسیری نکات سے بحث کی گئی

ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس اصول کے تحت ہر آیت کے ذیل میں مفسرین کے گروپ کے اراکین دوسری آیت/آیات کے گروپ/گروپس سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ بالفاظ دیگر آیت/آیات کے مشاہداتی علوم کی تفسیر پر جن مفسرین نے کلام نہیں کیا اُس آیت/آیات کے ذیل میں اُن کا ذکر بھی نہیں کیا گیا۔

قرآن حکیم میں جانوروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی مختلف ضروریات پوری کرنے کے ذرائع کے طور پر بھی ذکر کیا گیا۔ مثلاً سورۃ النحل کی آیات:

ترجمہ: ”اور چوپائے اسی نے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے سردی سے بچاؤ کا سامان ہے، (3) اور اس کے علاوہ بہت سے فائدے ہیں، اور انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ اور جب تم انہیں شام کے وقت گھر واپس لاتے ہو، اور جب انہیں صبح کو چرانے لے جاتے ہو تو ان میں تمہارے لیے ایک خوشنما منظر بھی ہے۔ اور یہ تمہارے بوجھ لاد کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم جان جوکھوں میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ حقیقت یہ ہے تمہارا پروردگار بہت شفیق، بڑا مہربان ہے۔ اور گھوڑے، خچر اور گدھے اسی نے پیدا کیے ہیں تاکہ تم ان پر سواری کرو، اور وہ زینت کا سامان بنیں۔ اور وہ بہت سی ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں ہے (4) ۔“ (1)

3: ”یعنی ان کی کھالوں سے ایسے لباس بنائے جاتے ہیں جو انسان کو سردی سے محفوظ رکھ سکیں۔

4: یعنی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی بہت سی سواریاں وہ ہیں جن کا ابھی تمہیں پتہ نہیں ہے، اس آیت کریمہ نے یہ خبر دی ہے کہ اگرچہ فی الحال تم صرف گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو سواری کے لیے استعمال کرتے ہو ؛ لیکن اللہ تعالیٰ آئندہ نئ نئ سواریاں پیدا کرے گا، اور اس طرح اس آیت میں ان ساری سواریوں کا ذکر آگیا ہے جو نزول قرآن کے بعد پیدا ہوئیں، مثلاً کاریں بسیں ریلیں ہوائی جہاز اور بحری جہاز وغیرہ، بلکہ قیامت تک جتنی سواریاں مزید پیدا ہوں وہ سب اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں، عربی زبان کے قاعدے کے مطابق اس جملے کا یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ایسی چیزیں پیدا کرے گا جن کا تمہیں ابھی علم نہیں ہے۔“(2)

محولہ بالا آیات سے جانوروں سے انسان کا قریبی تعلق ظاہر ہے اور انسان جانوروں سے جو فوائد حاصل کرتا ہے اُن کا ذکر ہے۔ آج کے دور کا انسان بھی مذکورہ بالا ضرورتوں سے مبراء نہیں۔ اس مقالہ میں قرآن حکیم

میں حیوانات سے ماخوذ جن غذاؤں کا ذکر ملتا ہے اُن کی تفاسیر کو جدید سائنسی علوم کے تناظر میں حل کیا گیا ہے۔ اگر محولہ بالا آیات کی روشنی میں انسانی فوائد کے عنوانات قائم کریں تو فہرست کچھ یوں بنے گی۔

ذیلی عنوانات

- حیوانات اور انسانی غذا
- حیوانات اور انسانی لباس
- حیوانات اور انسانی نقل و حرکت (باربرداری)
- حیوانات اور انسانی مساکن
- زیب و آرائش و ماحول کی زینت
- حیوانات اور انسانی علم
- حیوانات اور انسانی صحت

مندرجہ بالا عناوین سے جانوروں کی اہمیت انسان کی مادی زندگی کے لیے مسلم ہو جاتی ہے۔ اس میں رونق/دلکشی کا پہلو خصوصی توجہ کا طالب ہے۔ تاہم یہ مقالہ انسان کے لیئے جانوروں سے ماخوذ تغذیہ ہی سے بحث کرتا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 164 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ” بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق میں رات دن کے لگاتار آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدے کا سامان لے کر سمندر میں تیرتی ہیں اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا اور اس کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندگی بخشی اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے، اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع دار بن کر کام میں لگے ہوئے ہیں، ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہی نشانیاں ہیں جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔ “(3)

اس آیت کی تفسیر میں مولانا اشرف علی تھانوی رقم طراز ہیں۔

” (بارش کے) پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر اس (پانی) سے زمین کو تر و تازہ کیا اس کے خشک ہوئے پیچھے (یعنی اس میں نباتات پیدا کئے) اور (اُن نباتات سے) ہر قسم کے حیوانات اُس (زمین) میں پھیلا دیئے (کیونکہ حیوانات کی زندگی اور توالد و تناسل اسی غذائے نباتی کی بدولت ہے)۔ “(4)

تحقیق و تجزیہ

مصنف نے قوسین میں مادی اسباب کے روابط پر اشارے کر دیئے ہیں کہ بارش سے نباتات کی نمو اور پھر حیوانات کی غذا کا دارومدار غذائے نباتی پر ہے۔ Ecology کی موجودہ سائنس جانداروں کے باہمی روابط پر تفصیل سے روشنی ڈالتی ہے۔ پودے ضیائی تالیف سے غیر نامیاتی اجزاء سے خوراک تیار کرتے ہیں۔

یہ خوراک سبزہ خور (Herbivores) جانور استعمال میں لاتے ہیں یوں انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس نظام سے سبزیاں، فروٹ اور گوشت مہیا ہوتا ہے۔ سائنسی اصطلاح میں ہم یہ کہیں گے کہ Food Chain یا Food Web ایک ایسا نظام ہے جس کے نتیجے میں تمام جانداروں کی غذا کا Sustainable بندوبست زمین کے خزائن کے اندر ہی کردیا گیا ہے۔

Robert. M. Schoch اپنی کتاب Environmental Science کے باب **The Biosphere: Populations, Communities, Ecosystem and Biogeochemical Cycles** میں Food Web کے نظام کے متعلق لکھتے ہیں۔

“Energy flows are routed through feeding relationships in the ecosystem. An organism’s niche (occupation) in the ecosystem is closely associated with feeding.Energy flow through any ecosystem can be represented by the food web and the biomass pyramid. Food web describes the complex intrarelationship by which organism consume other organism”.(5)

سورۃ المائدہ آیت نمبر 96 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ”تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، تاکہ وہ تمہارے لیے اور قافلوں کے لیے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ بنے، لیکن جب تک تم حالت احرام میں ہو تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم سب کو جمع کر کے لے جایا جائے گا۔ (6)“

مولانا اشرف علی تھانوی آیت نمبر 96 سورۃ المائدہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

”دریائی جانور وہ ہے کہ جس طرح پانی اس کا مسکن ہے اسی طرح پانی مولد ہو پس بطخ و مرغابی وغیرہ اس سے خارج اور صید بر میں داخل ہے۔“ (7)

مولانا حافظ محمد ادریس کاندہلوی لکھتے ہیں۔

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ دریا سے ہر ایک پانی مراد ہے خواہ وہ سمندر ہو یا ندی نالہ یا جھیل یا تالاب ہو اور حرام کر دیا گیا تم پر خشکی اور جنگل کا شکار کرنا جب تک تم احرام کی حالت میں رہو(8)

سید ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

”چونکہ سمندر کے سفر میں بسا اوقات زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے اور غذا کی فراہمی کے لیے بجز اس کے کہ آبی جانوروں کا شکار کیا جائے اور کوئی تدبیر ممکن نہیں ہوتی اس لیے بحری شکار حلال کر دیا گیا۔“(9)

ڈاکٹر اسرار احمد اس آیت کی تفسیر میں سمندری غذا کی انسانی صحت میں اہمیت پر زور دیتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ سمندر اور دریا کا شکار حالت احرام میں بھی حلال ہے۔ حاجی لوگ اگر کشتیوں اور بحری جہازوں کے ذریعے سے سفر کر رہے ہوں تو وہ احرام کی حالت میں بھی مچھلی وغیرہ کا شکار کر سکتے ہیں۔

(مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ) سمندری خوراک(Sea Food) تو یوں سمجھ لیجیے کہ پوری دنیا کے انسانوں کے لیے غذا کا ایک نیا خزانہ ہے جو سامنے آیا ہے۔ یہ بہت سی خرابیوں اور بیماریوں سے بچانے والی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں یہ آج کل بہت مقبول ہو رہی ہے۔“(10)

تحقیق و تجزیہ

مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی نے پانی سے حاصل ہونے والی خوراک میں وسعت کی طرف اشارہ کیا ہے اور ڈاکٹر اسرار احمد چونکہ طبّی ڈاکٹر تھے اس لیے اُنہوں نے See Food پر نہایت جامع لیکن مختصر تبصرہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دن بدن جدید سائنس سمندری غذا کی انسان صحت میں کردار پر زیادہ روشنی ڈال رہی ہے۔ مثلاً Ryota Hosomi اپنے تحقیقی مقالہ **Seafood Consumption and Components for Health** میں سمندری غذا کی کھپت اور اُس کے صحت افزاء اجزاء پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"In recent years, in developed countries and around the world, lifestyle-related diseases have become a serious problem. Numerous epidemiological studies and clinical trials have demonstrated that diet is one of the major factors that influence susceptibility to lifestyle-related diseases, especially the middle-senile state. Studies examining dietary habits have revealed the health benefits of seafood consumption. Seafood contains functional components that are not present in terrestrial organisms.

These components include n-3-polyunsaturated fatty acids, such as eicosapentaenoic acid and docosahexsaenoic acid, which aid in the prevention of arteriosclerotic and thrombotic disease. In addition, seafood is a superior source of various nutrients, such as protein, amino acids, fiber, vitamins, and minerals". (11)

سورۃالانعام آیت نمبر 142 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور چوپایوں میں سے اللہ نے وہ جانور بھی پیدا کیے ہیں جو بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ بھی جو زمین سے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ نے جو رزق تمہیں دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ یقین جانو، وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔"(12)

سورۃالانعام کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں مولانا اشرف علی تھانوی رقم طراز ہیں۔

"اور (جس طرح باغ اور کھیت اللہ نے پیدا کئے ہیں اسی طرح حیوانات بھی چنانچہ) مواشی میں اونچے قد کے (بھی) اور چھوٹے قد (بھی اسی نے پیدا کئے اور ان کے بارے میں بھی مثل باغ اور کھیت کے اجازت دی کہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے۔ (اور شرع سے حلال کیا ہے اس کو) کھاؤ اور (اپنی طرف سے تحریم کے احکام تراش کر) شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو بلاشبہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔۔۔۔ آپ کہہ دیجیئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ وہ مردار (جانور) ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے"(13)

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

" اصل میں لفظ فَرْش استعمال ہوا ہے۔ جانوروں کو فرش کہنا یا تو اس رعایت سے ہے کہ وہ چھوٹے قد کے ہیں اور زمین سے لگے ہوئے چلتے ہیں۔ یا اس رعایت سے کہ وہ ذبح کے لیے زمین پر لٹائے جاتے ہیں، یا اس رعایت سے کہ ان کی کھالوں اور ان کے بالوں سے فرش بنائے جاتے ہیں۔ یہ سب چیزیں اللہ نے انسان کے کھانے پینے اور استعمال کرنے ہی کے لیے پیدا کی ہیں، اس لیے پیدا نہیں کیں کہ انہیں خواہ مخواہ حرام کر لیا جائے۔ اپنے اوہام اور قیاسات کی بنا پر جو پابندیاں لوگوں نے خدا کے رزق اور اس کی بخشی ہوئی چیزوں کے استعمال پر عائد کر لی ہیں وہ سب منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔"(14)

اس ضمن میں ڈاکٹر اسرار احمد رقم طراز ہیں۔

” حَمُوْلَۃ وہ جانور ہیں جو قد کاٹھ اور ڈیل ڈول میں بڑے بڑے ہیں اور جن سے بار برداری کا کام لیا جا سکتا ہے، مثلاً گھوڑا، خچر، اونٹ وغیرہ۔ ان کے برعکس کچھ ایسے جانور ہیں جو اس طرح کی خدمت کے اہل نہیں ہیں اور چھوٹی جسامت کی وجہ سے استعارۃً انہیں فرش (زمین) سے منسوب کیا گیا ہے، گویا زمین سے لگے ہوئے ہیں، مثلاً بھیڑ، بکری وغیرہ۔ یہ ہر طرح کے جانور اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے پیدا کیے ہیں۔ یہ اس بات کا جواب ہے جو انہوں نے حاملہ ماداؤں کے بارے میں کہی تھی کہ ان کے پیٹوں میں جو بچے ہیں ان کا گوشت صرف مرد ہی کھا سکتے ہیں، جب کہ عورتوں پر یہ حرام ہے۔ ہاں اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہو تو اس کا گوشت مردوں کے ساتھ عورتیں بھی کھا سکتی ہیں ۔“(15)

تحقیق و تجزیہ

آیاتِ مذکورہ میں مشرکین کے اس طرزِ عمل کو متنبہ کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے کچھ جانور خاص حالتوں میں اپنے اوپر حرام کر لیے تھے۔ انسانی غذا کی اہمیت کے پیشِ نظر احکامِ شریعت میں انسان کے تصرف کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے مرد و خواتین برابر فیض یاب ہونے چاہئیے۔ چونکہ غذا قطع نظر جنس کے، سب کی ضرورت ہے۔ اس لیے مشرکین کے اس بارہ میں تخصص کی بیخ کنی کی گئی ہے۔ بلکہ بعض حالتوں میں مثلاً دورانِ حمل اور زچگی میں خواتین کو زیادہ خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ضمن میں Mary Frances Picciano اپنے تحقیقی مقالہ **Pregnancy and Lactation: Physiological Adjustments, Nutritional Requirements and the Role of Dietary Supplements** میں رقم طراز ہیں۔

"Nutritional needs are increased during pregnancy and lactation for support of fetal and infant growth and development along with alterations in maternal tissues and metabolism".(16)

سورۃ النحل آیت نمبر 65-69 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: " اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، اور زمین کے مردہ ہوجانے کے بعد اس میں جان ڈال دی۔ یقینا اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو بات سنتے ہیں۔ اور بیشک تمہارے لیے مویشیوں میں بھی سوچنے کا بڑا سامان ہے، ان کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے اس کے بیچ میں سے ہم تمہیں ایسا صاف ستھرا دودھ پینے کو دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہوتا ہے۔ اور کھجور کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم تمہیں ایک مشروب عطا کرتے ہیں) جس سے تم شراب بھی بناتے ہو، اور پاکیزہ رزق بھی بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ : تو پہاڑوں میں، اور درختوں میں اور لوگ جو چھتریاں اٹھاتے ہیں ان میں اپنے گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں سے اپنی خوراک حاصل کر، پھر ان راستوں پر چل جو تیرے رب نے تیرے لیے آسان بنا دیے ہیں۔ (اسی طرح) اس مکھی کے پیٹ سے وہ مختلف رنگوں والا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ یقینا ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔"(17)

مذکورہ آیات کی تفسیر کے ضمن میں مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

" اور اللہ تعالی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کیا اس میں ایسے لوگوں کے لیے بڑی دلیل ہے جو سنتے ہیں۔ آیت سے یہ مراد نہیں کہ پیٹ میں ایک طرف گوبر ہوتا ہے اور ایک طرف خون اور دونوں کے درمیان دودھ رہتا ہے بلکہ پیٹ میں جو غذا ہوتی ہے اس میں وہ اجزا جو آگے چل کر دودھ بنیں گے اور وہ اجزاء جو گوبر بن جائیں گے سب مخلوط ہوتے ہیں اللہ ان کو جدا جدا کرتے ہیں ۔"(18)

معارف القرآن میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں۔

" یہاں لفظ نُسْقِيْكُمْ استعمال فرمایا کہ ہم نے پلایا دودھ۔ اس کے بعد فرمایا کہ کھجور اور انگور کے کچھ پھلوں میں سے بھی انسان اپنی غذا اور نفع کی چیزیں بناتا ہے اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ کھجور اور انگور کے پھلوں سے اپنی غذاء اور منفعت کی چیزیں بنائی گئیں ایک نشہ آور چیز جس کو خمر یا شراب کہا جاتا ہے دوسری رزق حسن یعنی عمدہ رزق کہ کھجور اور انگور کو تروتازہ کھانے میں استعمال کریں یا خشک کرکے ذخیرہ کرلیں مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے کھجور اور انگور کے پھل انسان کو دیدیئے اور اس سے اپنی غذا وغیرہ بنانے کا اختیار بھی دے

دیا اب یہ اس کا انتخاب ہے کہ اس سے کیا بنائے نشہ آور چیز بنا کر عقل کو خراب کرے یا غذا بنا کر قوت حاصل کرے۔ ‘‘(19)

تحقیق و تجزیہ

شہد کا استعمال خوراک یا ادویہ کو محفوظ (Preserve) کرنے کے لیے استعمال مروّج ہے۔ اس کا کردار بطور Preservative اس کی کیمیاوی ساخت کی وجہ سے اُجاگر ہوتا ہے۔ اس ضمن میں N.S.A. Krushna اپنے تحقیقی مقالہ **Honey as a Natural Preservative of Milk** میں لکھتے ہیں۔

"Due to the bactericidal property of hydrogen peroxide and its preservative nature, honey which is chiefly a combination of various sugars and hydrogen peroxide, can be used a preservative of milk samples". (20)

اور اسی طرح Tahereh Eteraf-Oskouei اپنے تحقیقی مقالہ **Traditional and Modern Uses of Natural Honey in Human Diseases: A Review** میں شہد بطور دوا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

“It has been used both as food and medicine since ancient times. Human use of honey is traced to some 8000 years ago as depicted by Stone Age paintings. In addition to important role of natural honey in the traditional medicine, during the past few decades, it was subjected to laboratory and clinical investigations by several research groups and it has found a place in modern medicine. Honey has been reported to have an inhibitory effect on around 60 species of bacteria, some species of fungi and viruses. Antioxidant capacity of honey is important in many disease conditions and is due to a wide range of compounds including phenolics, peptides, organic acids, enzymes, and Maillard reaction products. Honey has also been used in some gastrointestinal, cardiovascular, inflammatory and neoplastic states.” (21)

آیات زیرِ مطالعہ کی تفسیر میں مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی ؒ لکھتے ہیں۔

''اور بیشک تمہارے لیے چوپایوں میں عبرت ہے اگر تم ان میں غور و فکر کرو تو جہالت سے گزر کر علم اور معرفت کے مقام تک پہنچ جاؤ اور خدا کی کمال قدرت کو معلوم کرلو پلاتے ہیں ہم تم کو اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے یعنی ہم ان چوپایوں کے پیٹ میں سے تمہارے لیے غذا پیدا کرتے ہیں اور سب کو معلوم ہے کہ ان کے پیٹ میں سوائے گوبر اور خون کے کیا ہے ہم اپنی کمال قدرت سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکالتے ہیں جو پینے والوں کے لیے نہایت لذیذ اور خوشگوار ہوتا ہے۔ یعنی باوجود یہ کہ دودھ گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے مگر بایں ہمہ خالص سفید ہوتا ہے اور خون اور گوبر کے آمیزش سے بالکل پاک وصاف ہوتا ہے اور اس کی بو اور مزہ میں ذرہ برابر خون اور گوبر کا اثر نہیں ہوتا اس سے خدا تعالیٰ کی کمال قدرت کا ظہور ہوتا ہے کہ دونا پاک اور گندی اور بدبودار چیزوں کے درمیان سے کیسی عمدہ غذا پیدا فرمادی۔'' (22)

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

'' گوبر اور خون کے درمیان'' کا مطلب یہ ہے کہ جانور جو غذا کھاتے ہیں اس سے ایک طرف تو خون بنتا ہے، اور دوسری طرف فضلہ، مگر انہی جانوروں کی صنف اناث میں اسی غذا سے ایک تیسری چیز بھی پیدا ہو جاتی ہے جو خاصیت، رنگ و بو، فائدے اور مقصد میں ان دونوں سے بالکل مختلف ہے۔ پھر خاص طور پر مویشیوں میں اس چیز کی پیداوار اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے بعد انسان کے لیے بھی یہ بہترین غذا کثیر مقدار میں فراہم کرتے رہتے ہیں۔ اس میں ایک ضمنی اشارہ اس مضمون کی طرف بھی کہ پھلوں کے اس عرق میں وہ مادہ بھی موجود ہے جو انسان کے لیے حیات بخش غذا بن سکتا ہے، اور وہ مادہ بھی موجود ہے جو سڑ کر الکوہل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اب یہ انسان کی اپنی قوت انتخاب پر منحصر ہے کہ وہ اس سرچشمے سے پاک رزق حاصل کرتا ہے یا عقل و خرد زائل کر دینے والی شراب۔ شہد کا ایک مفید اور لذیذ غذا ہونا تو ظاہر ہے۔ شہد کا ایک مفید اور لذیذ غذا ہونا تو ظاہر ہے، اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ البتہ اس کے اندر شفا ہونا نسبتاً ایک مخفی بات ہے اس لیے اس پر متنبہ کر دیا گیا۔ شہد اول تو بعض امراض میں بجائے خود مفید ہے، کیونکہ اسکے اندر پھولوں اور پھلوں کا رس، اور ان کا گلوکوز اپنی بہترین شکل میں موجود ہوتا ہے۔ پھر شہد کا یہ خاصہ کہ وہ خود بھی نہیں سڑتا اور دوسری چیزوں کو بھی اپنے اندر ایک مدت تک محفوظ رکھتا ہے، اسے اس قابل بنا دیتا ہے کہ دوائیں تیار کرنے میں اس سے مدد لی جائے۔

چنانچہ الکوہل کے بجائے دنیا کے فن دواسازی میں وہ صدیوں اسی غرض کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔ مزید براں شہد کی مکھی اگر کسی ایسے علاقے میں کام کرتی ہے جہاں کوئی خاص جڑی بوٹی کثرت سے پائی جاتی ہو تو اس

علاقے کا شہد محض شہد ہی نہیں ہوتا بلکہ اس جڑی بوٹی کا بہترین جوہر بھی ہوتا ہے اور اس مرض کے لیے مفید بھی ہوتا ہے جس کی دوائیں اس جڑی بوٹی میں خدا نے پیدا کی ہے۔

شہد کی مکھی سے یہ کام اگر باقاعدگی سے لیا جائے، اور مختلف نباتاتی دواؤں کے جوہر اس سے نکلوا کر ان کے شہد علیحدہ علیحدہ محفوظ کیے جائیں تو ہمارا خیال ہے کہ یہ شہد لیبارٹریوں میں نکالے ہوئے جوہروں سے زیادہ مفید ثابت ہونگے۔ “(23)

اس ضمن میں ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں۔

(وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً) چوپایوں کی تخلیق میں بھی تمہارے لیے بڑا سبق ہے۔ ان کو دیکھو غور کرو اور اللہ کی حکمتوں کو پہچانو!

(وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ) یعنی شہد کی مکھی کی فطرت میں یہ چیز ودیعت کر دی گئی ہے۔

(يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ) شہد کی مکھی جن جن جڑی بوٹیوں اور پودوں کے پھولوں کا رس چوستی ہے ان کے خواص اور ان کی تاثیرات کو گویا وہ کشید کرتی ہے۔ اس طرح شہد میں مختلف ادویات کے اثرات بھی شامل ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس میں بہت سی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ “(24)

مذکورہ آیات کی تفسیر کے ضمن میں مولانا مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں۔

” چھتریاں اٹھانے سے مراد وہ ٹٹیاں ہیں جن پر مختلف قسم کی بیلیں چڑھائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر شہد کی مکھی کے گھر بنانے کا ذکر اس لیے فرمایا ہے کہ وہ جو چھتے بناتی ہے وہ عجیب و غریب صنعت کا شاہکار ہوتے ہیں اور عام طور پر وہ یہ چھتے اونچی جگہوں پر بناتی ہے تاکہ اس میں بننے والا شہد زمین کی کثافتوں سے بھی محفوظ رہے۔ اور اسے تازہ ہوا بھی میسر آئے۔ توجہ اس طرف دلائی جا رہی ہے کہ یہ سب کچھ اسے اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ “(25)

تحقیق و تجزیہ

سید ابو الاعلیٰ مودودی کا یہ تجزیہ انتہائی سائنسی بنیادوں پر نظر آتا ہے۔ ضرورت ہے اس طرح کے تجربات کر کے ایسے نظریات کی تصدیق کے بعد معلوم شدہ حقائق کو انسانی صحت کی بہتری کے لیے بروئے کار لایا جائے۔

مذکورہ آیات میں سے آیت نمبر 66 میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی فکر کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ اس کی نشانیوں (مخلوق) میں اگر غور کرے تو یقیناً ان کے خالق کی عظمت کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مویشیوں کے پیٹ میں گوبر اور خون کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ ان اشیاء کی قربت کسی مویشی یا جانور میں دودھ دینے والے غدودوں سے زیادہ دور نہیں ہوتی۔ لیکن یہ اس کا انتظام ہے کہ وہ ایسی آلودگی سے حامل جانور سے تم کو نہ صرف صاف ستھرا بلکہ متلذذ کہ پینے والوں کو خوشگواری کا احساس ہوتا ہے۔ دودھ دیا جاتا ہے اس میں شک نہیں قرآنِ حکیم سائنس کی کوئی بنیادی کتاب نہیں کہ اس میں جزئیات کی تفاصیل طے کی جائیں۔ دوسرا قرآن کا مخاطب محض انسان ہے وہ علمی طور پر خواہ کسی درجہ کا ہو اس لئے اللہ کی نشانیوں کے بیانات کو بھی عمومی رنگ میں بیان کیا جاتا ہے۔

اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ایک جانور جس کے جسم میں غیر ہضم شدہ خوراک کے باقیات یعنی گوبر بھی موجود ہو اور خون کے بنانے کے ضامن ہر ہر جز کی چھوٹی سے چھوٹی اکائیاں بھی میں موجود ہو، حتّٰی کہ خود دودھ والے غدودوں میں بھی ہو اس سب کے علی الرغم اللہ تعالیٰ صاف ستھرا، خوش ذائقہ اور خوشبو سے بھرپور دودھ کو الگ کر کے انسان کے استعمال کے لئے نکال دیتے ہیں۔

سورۃ الحج آیات نمبر 27-28 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ” اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، کہ وہ تمہارے پاس پیدل آئیں، اور دور دراز کے راستوں سے سفر کرنے والی ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں جو (لمبے سفر سے) دبلی ہو گئی ہوں۔ تاکہ وہ ان فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں جو ان کے لیے رکھے گئے ہیں، اور متعین دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطا کیے ہیں۔ چنانچہ (مسلمانو) ان جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔“(26)

مذکورہ آیات کی تفسیر کے ضمن میں مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

” اور (ابراہیم (علیہ السلام) سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ) لوگوں میں (حج کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو لوگ تمہارے پاس (حج کو) چلے آویں گے پیادہ بھی اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز رستوں سے پہنچی ہوں گی۔ تاکہ اپنے (دینیہ و دنیویہ) فوائد کے لیے آموجود ہوں اور (اس لیے آویں گے) تاکہ ایام مقررہ (یعنی ایام قربانی میں ان

مخصوص چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہیں) جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیے ہیں سو ان (قربانی کے) جانوروں میں سے تم (کو) بھی (اجازت مع الاستجاب) ہے کہ کھایا کرو اور (مستجب یہ ہے کہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو۔‘‘(27)

تحقیق و تجزیہ

ان آیات میں لمبے سفر میں اونٹنیوں کے کام میں لانے اور ان کے لاغر ہو جانے کا بیان ہے۔ پھر جانوروں کی قربانی کا جسمانی فائدہ ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ قربانی کرنے والے خود بھی ان کا گوشت کھائیں اور مصیبت زدہ محتاجوں کو ان آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ حلال جانوروں تین بڑے فوائد میں سے سواری اور عمدہ غذا کے مہیا ہونے کے علاوہ اللہ کی راہ میں اپنی قیمتی چیز قربان کرنا جس کا مادی فائدہ بہر طور اپنی ہی نوع کے مساکین کو پہنچنا ہے۔ اور یوں معاشرے کا امن اور باہمی اعتماد بحال رہتا ہے۔ انسانی زندگی میں غذا اور وہ بھی High Biologic Value Protein کا انتظام کتنی عمدہ عبارت سے کیا گیا ہے۔

Hoffman نے اپنی تحقیقی مقالہ **Protein - Which is Best?** میں جانوروں سے ماخوذ لحمیات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

“Traditionally, sources of dietary protein are seen as either being of animal or vegetable origin. Animal sources provide a complete source of protein (i.e. containing all essential amino acids), whereas vegetable sources generally lack one or more of the essential amino acids.” (28)

یہ بات واضح ہو گئی کہ انسانی صحت کے لیے جانوروں کا گوشت (لحمیات) پودوں کی لحمیات سے زیادہ قوت و صحت بخش ہیں۔ حج کے دوران قربانی کو عبادت کا جزو بنایا گیا جس سے ضمنی طور پر مسافروں کو اعلیٰ درجے کی لحمیات کی غذا، بندوبست بھی متشرح ہوتا ہے۔

سورۃ عبس آیت نمبر 32 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ’’ سب کچھ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کی خاطر۔‘‘(29)

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

” اور اسی نے زمین میں یہ صلاحیت پیدا کی ہے کہ پانی سے مل کر وہ ان تخموں کو کھولے اور ہر جنس کی نباتات کے لیے اس کے مناسب حال غذا بہم پنچا کر اسے نشو و نما دے۔ یہ تخم ان خاصیتوں کے ساتھ، اور زمین کی یہ بالائی تہیں ان صلاحیتوں کے ساتھ خدا نے پیدا نہ کی ہوتیں تو کیا انسان کوئی غذا بھی یہاں پا سکتا تھا؟

یعنی تمہارے ہی لیے نہیں بلکہ ان جانوروں کے لیے بھی جن سے تم کو گوشت، چربی، دودھ، مکھن وغیرہ سامان خوراک حاصل ہوتا ہے اور جو تمہاری معیشت کے لیے۔ بیشمار دوسری خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اس سر و سامان سے متمتع ہو“(30)

نتیجہ:

زمین پر زندگی کے تسلسل اور اس کے انتظام کے متعلق ان آیات میں ارشاد ہوتا ہے کہ زمیں سے غلہ اگنے کے لئے اس کی اوپر کی تہہ پھٹ جاتی ہے۔ پھر اسی طرح پر مختلف اقسام کی سبزیاں اور فروٹ پیدا کئے جاتے ہیں۔

اور ان غذاؤں (First Trophic Level) سے پھر انسان اور مویشی پلتے ہیں۔ اس باہم مربوط نظام کو ماہرین حیاتیات (Ecosystem) کی اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں۔

قرآن حکیم نے مظاہر فطرت سے انسانی روح اور بالیدگی کے ذرائع کو بھی بیان کیا ہے۔ جانوروں سے فوائد حاصل کرنے کے لیے اُن کی افزائشِ نسل، تحفظِ حیوانات اُن کی صحت اور حادثات کے خدشات سے بچانا ضروری ہے۔ آیئے حدیثِ نبوی ﷺ کے طرف رجوع کرتے ہیں جہاں ہمیں جانوروں کے حقوق کے سلسلے میں ایسی ہدایات ملتی ہیں جن سے بقائے حیوانات کو دوام بخشا جا سکتا ہے۔ یوں (Sustainable Resource Utilization) کا سبق مسلمانوں کو اُن کی دینی تعلیمات، دورِ حاضر کے سائنسدانوں کے اُجاگر کرنے سے بہت قبل دی چکی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام مخلوقات کو انسان کی ضرورت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اُن کو اِن کی تسخیر کا علم دے دیا گیا ہے۔ تاہم توازن قائم رکھنے لئے لیے ہر ماخذ (Resource) کو ایک حد تک استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور جن بلاضرورت امور سے Resource کو نقصان پہنچ سکتا ہو اُن سدِ باب کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ہرا بھرا جنگل ہونے کے زمانہ میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق زمین سے دیا کرو (یعنی تھوڑی دیر کے لیے ان کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا کرو) اور

جب قحط سالی میں سفر کرو (کہ اس زمانہ میں رستہ میں گھاس والی زمین نہ ملے) تو ان پر سفر جلدی سے قطع کر لیا کرو۔

محولہ بالا آیات کے مطالعہ سے یہ حقیقت مبرہن ہو جاتی ہے کہ جانداروں کے بہت سے مشاہداتی پہلوؤں کو قرآن حکیم میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن خالقِ کائنات کا کلام اور یہ مادی اشیاء بشمول جاندار اُس کی مخلوق میں جانداروں کے جتنے اوصاف قرآنِ حکیم میں بیان کئے گئے ہیں اُن کی مشاہداتی علوم سے تشریح ہر زمانے میں موجود مشاہداتی علوم کی سطح کے مطابق ہی ممکن تھی۔

اِسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ مقدمین کے بعض تفاسیری نوٹس کو مشاہداتی علوم کے جدید تقاضوں سے تعبیرِ نو کی ضرورت پڑتی ہے۔ تاہم یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآنِ حکیم کوئی سائنس کی تفصیلی کتاب نہیں۔ اس میں مشاہداتی عناصر کے اُن پہلوؤں پر واضح اشارے کئے گئے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق کی طرف رہنمائی ملتی ہے کیونکہ تخلیق وہ بھی زندگی کی اور پھر وہ بھی عدم سے صرف خالقِ کائینات ہی کا کام ہے۔ تاہم قرآنِ حکیم کے اعجاز کا یہ پہلو بھی مسلم ہے کہ بظاہر عمومی اظہار کے اندر ہی الفاظ کی گہرائی میں علم کے عمیق سمندر موجزن ہیں یہ اب غوطہ زن کے ذوق اور لگن پر منحصر ہے کہ وہ کتنے اور کیسے جواہر ولال کو نکال لائے۔

حواشی وحوالہ جات

(1) سورۃ النحل:16: 5-8

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(2) محمد تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2011، ص:576

(3) سورۃ البقرۃ:164/2

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ مَّاۗءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

(4) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بیان القرآن، پاک کمپنی، لاہور، 2007، ص:51

(5) The Biosphere: Populations, Communities, Ecosystem and Biogeochemical Cycles, Robert. M. Schoch, Environmental Science, 2003, pg: 75

(6) سورۃ المائدہ:96/5

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ 96

(7) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بیان القرآن، پاک کمپنی، لاہور، 2007، ص:256

(8) کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن، الطاف اینڈ سنز، کراچی، طبع دوم، 2012، ج:2، ص:590

(9) مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1972 ، ج:1، ص:505

(10) اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن، مکتبہ خدام القرآن، لاہور، 2018، ج:2، ص:72

(11) Seafood Consumption and Components for Health, Ryota Hosomi1, Munehiro Yoshida2 & Kenji Fukunaga2, Global Journal of Health Science, Vol. 4, issue 3, May 1, 2012, pg: 72

(12) سورۃ الانعام:6: 142

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

(13) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بیان القرآن، پاک کمپنی، لاہور، 2007، ص:301

(14) مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1972، ج:1، ص:590

(15) اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن، مکتبہ خدام القرآن، لاہور، 2018، ج:2، ص:167

(16) Pregnancy and Lactation: Physiological Adjustments, Nutritional Requirements and the Role of Dietary Supplements, Mary Frances Picciano, American Society for Nutritional Sciences, 2003, pg: 133

(17) سورۃ النحل:16: 65-69

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ 65ـــ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ 66ـــ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ 67ـــ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ 68ـــ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ 69ـــ

(18) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بیان القرآن، پاک کمپنی، لاہور، 2007، ص:541

(19) محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، طبع جدید، 2015، ج:5، ص:359-362

(20) Honey as a natural preservative of milk, N S A Krushna, A Kowsalya, S Radha & R B Narayanan, Indian Journal of Experimental Biology, Vol. 45, May 2007, pg. 459-464

(21) Traditional and Modern Uses of Natural Honey in Human Diseases: A Review, Tahereh Eteraf-Oskouei and Moslem Najafi, Iranian Journal of Basic Medical Sciences, issue 16, 2013, pg: 731-742

---

(22) کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن، الطاف اینڈ سنز، کراچی، طبع دوم، 2012، ج:4، ص:380-374

(23) مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1972، ج:2، ص:553-550

(24) اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن، مکتبہ خدام القرآن، لاہور، 2018، ج:3، ص:154-152

(25) محمد تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2011، ص:587-586

(26) سورۃ الحج:22: 27-28

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ 27ۙ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ 28

(27) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بیان القرآن، پاک کمپنی، لاہور، 2007، ص:659

(28) Protein – which is best ?, Jay R. Hoffman and Michael J. Falvo, Journal of sports science and medicine, Issue 3, September 2004, Pg: 118-130

(29) سورۃ عبس:80: 32

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ 32

(30) مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1972، ج:6، ص:259